"طبقات الحنفیہ اور اس کے مؤلفین"

ڈاکٹر سید عبدالرشید، شعبۂ عربی، پٹنہ کالج، پٹنہ ۵

(۲)

میرے اس خیال کی تائید خدا بخش لائبریری کے کیٹلاگر کی تحریر سے بھی ہوتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ: یہ کتاب ملا طاشکبری زادہ کی تصنیف نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان کی مؤلفات کی فہرست میں اس کتاب کا ذکر کہیں نہیں ملتا[1]۔ اس تحریر کے بعد یہ بھی جادۂ صواب سے الگ ہو گئے چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ: یہ کتاب عبداللہ السویدی متوفی سنہ ۹۵۰ھ مجم کی تصنیف کردہ ہے۔ اور کتاب کا صحیح نام "طبقات السادۃ الحنفیہ" ہے، اس لئے کہ اس کتاب کی دوسری کاپی برلن لائبریری میں ۱۰۰۲۶ نمبر کے تحت محفوظ ہے اور اس کے مؤلف عبداللہ السویدی ہیں اور کتاب کا نام "طبقات السادۃ الحنفیہ" ہے[2]۔

یہ بالکل صحیح ہے کہ برلن کا نسخہ اور خدا بخش لائبریری کا نسخہ ایک ہی کتاب کی دو کاپیاں ہیں۔ اس لئے کہ دونوں کے خطبہ کی عبارت ایک ہے اور برلن کا نسخہ ۲۲ طبقات پر مشتمل ہے اور ہر طبقہ کی ابتدا اس عبارت سے ہوتی ہے "ثم انتقل العلم الی طبقۃ" فلان اور پہلا تذکرہ امام اعظم کے متعلق ہے اور آخری تذکرہ احمد بن کمال پاشا سے متعلق ہے۔ لیکن جہاں تک کتاب کے نام اور اس کے مؤلف کا مسئلہ ہے تو بلاشبہ یہ نسخہ بھی ابن الحنائی ہی کتاب کی ایک کاپی ہے نہ کہ عبداللہ السویدی کی کوئی نئی تصنیف ہے۔ یہ سویدی کون ہیں؟

---

[1] انگلش کیٹلاگ خدا بخش لائبریری ۱۲/۹۸ [2] فہرست لائبریری برلن ۹/۴۳۹

ان کے بارے میں کسی طرح کی معلومات کوشش کے باوجود فراہم نہ ہوسکیں۔

یہاں پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دو باتوں کی وضاحت کردی جائے۔

(۱) پہلی بات یہ ہے کہ خدا بخش لائبریری کے کیٹلاگر نے خطبۂ کتاب کی بعض عبارتوں کو اس انداز سے نقل کیا ہے جس سے شک پیدا ہوتا ہے کہ پوری کتاب سات طبقات میں منقسم ہے، حالانکہ مؤلف کا مقصد اس کے کلام " فاعلم أن الفقهاء علی سبعة طباق، الطبقة الاولی طبقة المجتهدین فی الشرع الخ (ترجمہ: معلوم ہونا چاہئیے کہ فقہاء احناف کے سات طبقات یا درجات ہیں، پہلا طبقہ شریعت میں اجتہاد و استنباط کرنے والوں کا ہے الخ) سے صرف یہ بیان کرنا ہے کہ درجات و مراتب کے اعتبار سے فقہاء احناف کے سات طبقے ہیں جیسا کہ صاحب " الفوائد البهية "[1] اور صاحب " الجواهر المضية "[2] اور ان کے علاوہ دوسرے مؤلفین نے اپنی اپنی کتابوں میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ان میں سے بعض نے فقہاء احناف کو سات طبقات میں اور بعض نے چھ طبقات میں تقسیم کیا ہے۔ اور ابن الحنائی کی یہ کتاب اکیس طبقات میں تقسیم کی گئی ہے۔ مگر مؤلف نے اس تقسیم کی تصریح کہیں نہیں کی ہے۔ بلکہ پوری کتاب میں امام اعظم کے تذکرہ کے بعد ہر طبقہ کی ابتدا اس عبارت سے ہوتی ہے: " ثم انتقل الفقه الی طبقة " فلان۔ اور برلن کے نسخہ میں " الفقه " کی جگہ پر " العلم " کا لفظ ہے مؤلف کی اس عبارت کو ایک ایک ورق کر کے جب میں نے شمار کیا تو یہ عبارت بیس جگہوں پر مجھ کو ملی۔ اس طرح پوری کتاب امام اعظم کے طبقہ کے ساتھ اکیس طبقات پر مشتمل ہے جیسا کہ حاجی خلیفہ نے اپنی کتاب کشف الظنون میں ذکر کیا ہے۔ چونکہ مؤلف نے اس تقسیم کے متعلق خطبۂ کتاب میں صراحۃً کچھ نہیں لکھا ہے، اس لئے برلن لائبریری کے کیٹلاگر نے اس تقسیم کا ذکر ہی نہیں کیا ہے، اور خدا بخش لائبریری کے کیٹلاگر یا تو غلط فہمی کا شکار ہو گئے یا پھر ان کو بھی اس تقسیم کے بارے میں علم نہ ہو سکا۔

---

[1] الفوائد البهية ص: ۱۰

[2] الجواهر المضية ۲/ ۵۵۸

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ برلن لائبریری کے کیٹیلاگر نے لکھا ہے کہ ان کا نسخہ بائیس طبقات پر مشتمل ہے تو اس کی وضاحت یوں کی جا سکتی ہے کہ یا تو مخصوص عبارت کو شمار کرنے میں کیٹیلاگر سے غلطی ہوئی ہے یا پھر کاتب نے کسی ایک جگہ پر اس عبارت کا اضافہ کر دیا ہے اور یہ بعید از قیاس نہیں ہے۔

ابن الحنائی کی کتاب کا ایک اور نسخہ کتب خانہ خدیویہ، مصر میں محفوظ ہے۔ اور اس کا نام "مختصر فی طبقات الحنفیۃ" ہے اس کے مجموعی اوراق ۴۷ ہیں اور مؤلف کا نام مذکور نہیں ہے فہرست کے مرتب نے کتاب کا تعارف ان الفاظ میں کرانے کی کوشش کی ہے :-

"ذکر فیہ مؤلفہ المشاهیر من الأئمۃ الذین نقلوا علم الشریعۃ فی کل طبقۃ ونشروها بین الأئمۃ مع سلسلتهم علی طبقاتهم وأحوالهم علی درجاتهم، الأقدم فالأقدم"[1]

یہ پوری عبارت خطبۂ کتاب سے نقل کی گئی ہے جیسا کہ پہلے اس عبارت کو کئی بار ہم نقل کر چکے ہیں اس لئے بلاشبہ یہ نسخہ بھی ابن الحنائی ہی کی کتاب کی ایک کاپی ہے

تین مزید نسخے دار الکتب المصریۃ میں محفوظ ہیں جن کا تذکرہ شمارہ ۲۶ میں ہم کریں گے

بودلین لائبریری، آکسفورڈ کی فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک یا دو کاپیاں وہاں بھی محفوظ ہیں[2]۔

(۱۷) محمد بن احمد بن محمد بن قاضی خان نہروانی، ہندی، مکی، حنفی، قطب الدین بن علاء الدین، متوفی ۹۸۸ھ[3]

---

[1] فہرست کتب خانہ خدیویہ، مصر، ۱۴۴/۵ -

[2] فہرست بودلین لائبریری ۶۰/۱، ۵۶۹/۲

[3] حالات کے لئے دیکھئے : الاعلام ۲۳۴/۶ - البدر الطالع ۵۷/۲، الہدیۃ ۲۵۵/۲ — ہدیۃ العارفین میں ان کا نام "محمد بن علاء الدین علی بن احمد" ہے -

ان کی کتاب چار جلدوں میں ہے اور "طبقات الحنفیہ" کے نام سے موسوم ہے۔ یہ کتاب مؤلف کی دوسری کتابوں کے ساتھ نذر آتش ہوگئی۔ بعد انھوں نے کوشش کی کہ نئے سرے سے اس کی تالیف کی جائے۔

(الکشف ۲/۱۰۹۸، الہدیۃ ۲/۲۵۵، ایضاح المکنون ۲/۷۸)

(۸) محمود بن سلیمان کفوی، رومی، حنفی، متوفی سنہ ۹۹۰ھ[1]

ان کی کتاب "کتائب اعلام الاخیار من فقہاء مذہب النعمان المختار" ہے

اس کتاب کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے :—

"الحمد للہ الذی أرسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق" الخ پھر کفوی نے اس کتاب کی تالیف کے اسباب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ : ایک رات شہر کے اصحاب علم حضرات سے فقہاء اور شیوخ اسلام کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی، اور میں نے ان میں سے اکثر کو پایا کہ استاذ و شاگرد کے درمیان اور مقلد و مجتہد کے درمیان تمیز کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور ان لوگوں کی اس ناگفتہ بہ حالت نے مجھ کو مجبور کر دیا کہ اخیار، فقہا، اور قضاۃ کے احوال کو قلمبند کر کے ان کے سامنے پیش کروں، اس لئے میں نے اپنے متقدمین اور متأخرین مشائخ کے حالات کو ان کے اسانید اور عنعنات کے ساتھ ان کے ادوار اور طبقات کی رعایت کرتے ہوئے کتابی شکل میں جمع کیا۔ اور فتاوی کی مشہور و معروف کتابوں کی مدد سے ان کے نادر اقوال بھی بیان کرنے کا اہتمام کیا، مزید براں ان سے متعلق دلچسپ واقعات بھی پیش کرنے کی کوشش کی۔[2]

اس کتاب کے بہت سے نسخے پائے جاتے ہیں۔ بظاہر بہت مفید اور کارآمد کتاب معلوم ہوتی ہے۔ ضرورت ہے کہ ایڈٹ کر کے اس کو شائع کیا جائے۔ اس کے مختلف مخطوطات کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

---

[1] الاعلام ۸/۴۹ الہدیہ ۲/۴۱۳

[2] دیکھئے کشف الظنون ۲/۱۴۷۲ - ۱۴۷۲

(۱) پیرس لائبریری رقم ۲۰۹۷ (پیرس لائبریری کیٹلاگ ۱/۳۷۲)
(۲) نور عثمانیہ لائبریری نمبر ۳۰۴۸ (نور عثمانیہ لائبریری کیٹلاگ ص: ۱۷۵)
(۳) ویٹن لائبریری نمبر — ۱۱۸۷ (ویٹن لائبریری کیٹلاگ ۲/۳۵۳)
(۴) برلن لائبریری نمبر — ۱۰۰۲۷ (برلن لائبریری کیٹلاگ ۹/۴۴۰)
(۵) بہار لائبریری، کلکتہ نمبر ۲۵۵ (بہار لائبریری کیٹلاگ ص: ۲۸۹)
(۶) کتب خانہ خدیویہ مصر ۔ ۔ ۔ ۔ (فہرست کتب خانہ خدیویہ ۵/۱۱۷)

(۱۹) محمود بن سلیمان کوفی

ان کی کتاب "طبقات الکوفیۃ فی السادات الحنفیۃ" ہے۔
حوالے کی کسی کتاب میں اس کتاب کا نام یا اس کے مؤلف کا نام میری نظر سے نہیں گذرا۔ مدرسہ عالیہ، کلکتہ کی انگریزی فہرست مطبوعہ ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۳۳ پر مجھ کو یہ تحریر ملی ہے کہ: "حسن چلپی متوفی ۸۶۳ھ کی تحریر کردہ حاشیۂ مطول کے ورق نمبر ۱۰۵ (الف) پر مؤلف کے حالات کو محمود بن سلیمان کوفی کی کتاب "طبقات الکوفیۃ فی السادات الحنفیۃ" سے نقل کیا گیا ہے۔

اس مؤلف کو یہاں ذکر کرنے کی دو وجہیں ہیں۔
(۱) پہلی وجہ یہ ہے کہ اس کوفی کی وفات یقیناً ۸۶۳ھ کے بعد ہوئی ہے۔ اس لیے کہ ان کی کتاب حسن چلپی متوفی ۸۶۳ھ کے حالات پر مشتمل ہے۔
(۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ "الکوفی" اور "الکوفیۃ" اور "الکفوی" اور "الکفویۃ"، کی تحریف ہے اور یہ تحریف صرف واؤ کو فا پر مقدم کر دینے کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے۔ اگر تحریف کو صحیح مان لیا جائے تو پھر اس سے مراد "کتائب أعلام الأخیار" ہو گی جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

(۲۰) تقی الدین بن عبد القادر تمیمی، داری، مصری، حنفی، قاضی جیزۃ، متوفی ۱۰۱۰ھ۔[1]

---

[1] حالات کے لئے دیکھئے الاعلام ۲/۶۸ خلاصۃ الاثر: ۴۷۹، ہدیۃ العارفین ۱/۲۳۵

ان کی کتاب " الطبقات السنیۃ فی تراجم السادۃ الحنفیۃ " ہے۔
حاجی خلیفہ لکھتے ہیں کہ تقی الدین بن عبدالقادر نے اس فن میں بہت عمدہ کتاب تصنیف کی ہے اور یہ کتاب اہل رائے (یعنی احناف) کے تذکروں میں تصنیف کی جانے والی تمام کتابوں سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اس میں مصنف نے " الشقائق النعمانیۃ " میں ذکر کردہ فقہاء احناف کے علاوہ اپنے عصر تک کے فقہاء کو شامل کیا ہے۔ تمام افراد کی مجموعی تعداد ۲۵۲۳ ہے۔ کتاب کا نام " الطبقات السنیۃ فی تراجم الحنفیۃ " ہے۔ اس کی تکمیل ۹۹۳ھ میں مقام " فوہ " میں ہوئی، جب کہ تقی الدین وہاں کے عہدۂ قضا پر فائز تھے۔ اس کتاب پر مولی سعدالدین معروف بہ خواجہ آفندی، مولی چوی زادہ، مولی زکریا، مولی عبدالغنی اور مولی احمد انصاری وغیرہ نے تقریظیں تحریر کی ہیں[1]۔
پھر دوبارہ اس کتاب کا تعارف کراتے ہوئے حاجی خلیفہ لکھتے ہیں :۔
مؤلف نے کتاب کی ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ لکھا ہے جو چند ابواب اور کئی فصلوں پر مشتمل ہے۔ اس میں فن تاریخ سے متعلق بہت ہی مفید باتیں بتائی گئی ہیں جن سے کسی مورخ کا ناواقف رہنا بالکل درست نہیں ہے۔ سلطان مراد خان بن سلیم العثمانی کے نام سے اس کتاب کی تصدیر کی گئی ہے، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر اجمالی طور سے بہت مفید روشنی ڈالنے کے بعد امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مناقب و فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے بعد پوری کتاب حروف تہجی کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہے۔ اور بعض تذکروں میں بکثرت اشعار کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ یہ کتاب ادب کی چاشنی سے بالکل خالی نہ رہے۔ پھر کتاب کے آخر میں انساب والقاب کے اعتبار سے مشہور و معروف فقہاء کے حالات بیان کیے گئے ہیں[2]۔
اس کتاب کے مختلف نسخے حسب ذیل مقامات پر پائے جاتے ہیں۔

---

[1]، [2] کشف الظنون ۲/۱۰۹۸ - ۱۰۹۹۔

(۱) برلن لائبریری نمبر ۱۰۲۹ (برلن کیٹلاگ ۹/ ۴۴۱)
(۲) ویتن لائبریری نمبر ۱۱۹۸ (ویتن کیٹلاگ ۲/ ۳۵۶)
(۳) نور عثمانیہ لائبریری ۳۳۹۰-۳۳۹۱ دو نسخے (نور عثمانیہ کیٹلاگ ص: ۱۹۲)
نور عثمانیہ کی فہرست میں مؤلف کا نام شمس الدین بن عبدالقادر ذکر کیا گیا ہے ممکن ہے کہ شمس الدین مؤلف کا لقب ہو یا عرفی نام ہو۔

(۲۱) علی بن سلطان محمد القاری، ہروی متوفی ۱۰۱۴ھ [1]۔
ان کی کتاب "الأثمار الجنیۃ فی أسماء الحنفیۃ" ہے۔
اس کتاب کا ایک مخطوطہ خدابخش لائبریری، پٹنہ میں ۲۴۵۱ نمبر کے تحت محفوظ [2] ہے کتاب کا یہ نام متن کتاب میں کہیں نہیں ملتا۔ کتاب کے پہلے صفحہ پر "حدائق الحنفیہ" درج ہے۔ لیکن یہ تحریر کاتب کتاب کے علاوہ کسی دوسرے آدمی کی ہے۔ بہر حال "الأثمار الجنیۃ" کا نام ملا علی قاری کی تالیفات کی فہرست میں اکثر کتابوں میں ملتا ہے۔ یہ نسخہ ۱۸۰ اوراق پر مشتمل ہے۔ ۱۰۹۰ھ میں اس کی کتابت کی گئی ہے۔ ابتدا اس طرح ہوتی ہے:-

الحمد للہ رب الأرض والسماء ذی الفضل والطول الخ

دوسرا نسخہ بہار لائبریری، کلکتہ میں ۲۵۶ نمبر کے تحت محفوظ ہے۔ سید صدر الدین بخاری کے حکم سے ۱۲۹۴ھ میں اس کی کتابت کی گئی ہے۔ کاتب کا نام عبدالرحیم ہے [3]۔

(۲۲) عیسیٰ بن محمد بن محمد مغربی، مالکی، جار اللہ، ابوالمہدی، متوفی ۱۰۸۰ھ [4]۔
ان کی کتاب "اسماء رواۃ الامام ابی حنیفۃ" ہے۔

---

[1] ہدیۃ العارفین ۱/ ۷۵۱، معجم المطبوعات: ۱۷۹۱، الأعلام ۵/ ۱۶۶، البدر الطالع ۱/ ۴۴۵
[2] انگلش کیٹلاگ خدابخش لائبریری ۵/ ۱۰۰۔
[3] بہار لائبریری کیٹلاگ ۲/ ۲۹
[4] حالات کے لئے دیکھئے: الأعلام ۵/ ۲۹۴ - خلاصۃ الاثر ۳/ ۲۴۰۔

کشف الظنون، ایضاح المکنون، الاعلام اور دوسری کتابوں میں اس کتاب کا ذکر نہیں ملتا ہے۔ صرف برلن لائبریری کی فہرست کے مرتب نے ۱۰۰۳۱ نمبر کے ذیل میں طبقات الحنفیہ سے متعلق مختلف کتابوں کے ساتھ اس کتاب کا بھی تذکرہ کیا ہے۔

(فہرست برلن ۹/۴۴۳)

(۲۳) خلیل بن تاقیتہ جی صولاق محمد رومی، حنفی معروف بہ صولاق زادہ، المتوفی ۱۰۲۹ھ[1]

ان کی کتاب "طبقات الحنفیۃ" ہے (ایضاح المکنون ۲/۷۸، الہدیۃ ۱/۳۵۴)

(۲۴) محمد کامی بن ابراہیم بن احمد بن سنان بن محمود أدرنوی، حنفی (۱۰۵۹-۱۱۳۶ھ)[2]

ان کی کتاب "ہمام الفقہاء" فی طبقات الحنفیۃ ہے۔ اس کتاب میں صرف متأخرین اور مشاہیر فقہاء کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ حروف تہجی کے اعتبار سے اس کی ترتیب دی گئی ہے۔ پھر ہر حرف کے آخر میں ایک فصل قائم کی گئی ہے۔ جس میں فقہی کتابوں کے اسماء بیان کئے گئے ہیں۔ (ایضاح المکنون ۲/۶۰۸)

اس کتاب کا ایک نسخہ کتب خانہ خدیویہ میں محفوظ ہے۔ کتابت ۱۲۹۱ھ میں کی گئی ہے۔ اوراق ۱۱۶ ہیں۔ (فہرست الخدیویۃ ۵/۱۶۲)

(۲۵) عبد الحی بن محمد عبد الحلیم انصاری، لکھنوی، ہندی، ابو الحسنات (۱۲۶۴-۱۳۰۴ھ)[3]

ان کی تالیف "الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ" ہے۔

یہ کتاب کفوی کی "کتائب أعلام الأخیار" کی تلخیص ہے۔ مؤلف نے خطبۂ کتاب میں اس کی تصریح کی ہے پھر اس فن پر لکھی گئی دوسری کتابوں سے مفید اضافے کئے گئے ہیں۔ اور اپنے اضافات کو کفوی کی تلخیص سے ممتاز کرنے کے لئے مؤلف نے "قال الجامع" کی

---

[1] ہدیۃ العارفین ۱/۳۵۴، ایضاح المکنون ۲/۷۸۔

[2] الأعلام ۷/۲۳۶۔ ایضاح المکنون ۲/۶۰۸۔

[3] الأعلام ۷/۹۵۔ الفوائد البہیۃ: ۲۴۸۔ معجم المطبوعات: ۱۵۹۵

عبارت کو انتخاب کیا ہے۔

یہ کتاب احناف کے سیر و تراجم کے لئے بہت مفید ہے۔ خاص کر مؤلف کے اضافے سے کتاب کی اہمیت اور قدر و منزلت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ۱۲۹۳ھ میں یہ کتاب چھپ کر منظر عام پر آچکی تھی۔ حاشیہ پر خود مؤلف کی تحریر کردہ "التعلیقات السنیۃ علی الفوائد البہیۃ" ہے جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ یہ تعلیقات متن کتاب میں واقع اعلام و اشخاص پر نوٹس کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس میں حنفی اور غیر حنفی اعلام و اشخاص پر اتنا کافی مواد جمع کر دیا گیا ہے کہ اس کو الگ سے کتابی شکل دی جا سکتی ہے۔

(۲۶) علامہ رفیع الدین شروانی

ان کی کتاب "طبقات الحنفیۃ" کے نام سے موسوم ہے۔ علامہ شروانی کے حالات کوشش کے باوجود دستیاب نہیں ہو سکے۔ دار الکتب المصریۃ کی فہرست کے مرتب نے اپنی فہرست (۲۴۸/۵) میں تحریر کیا ہے کہ :۔

"طبقات الحنفیۃ" علامہ رفیع الدین شروانی کی تصنیف ہے۔ جیسا کہ "طبقات الفقہاء والعباد والزہاد" کے ابتدائی حصہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ مؤلف نے اس کتاب میں امام ابو حنیفہ کے ان تمام اصحاب کے حالات جمع کئے ہیں جو اُن کے معاصر تھے یا اُن کے بعد آئے اور ان تمام فقہاء کو اکیس طبقات میں تقسیم کیا ہے۔ طبقۂ اولیٰ میں سب سے پہلا تذکرہ امام اعظم کا ہے اور طبقۂ اخیرہ میں سب سے آخری تذکرہ احمد بن سلیمان بن کمال پاشا متوفی ۹۴۰ھ کا ہے۔

مصر کے مذکورہ بالا کتب خانہ میں اس کتاب کے دو مکمل نسخے محفوظ ہیں اور تیسرے نسخہ کا کچھ حصہ محفوظ ہے۔[1] "طبقات الفقہاء والعباد والزہاد"[2] کے مؤلف کی تحریر سے صرف یہ ظاہر

[1] فہرست دار الکتب المصریۃ ۵/۲۴۸۔ [2] طبقات الفقہاء والعباد والزہاد ومشائخ الطریقۃ والصوفیۃ والمورخین والقراء والنحاۃ واللغویین" محمد امین بن حبیب بن ابی بکر بن خیضر کی کتاب ہے۔ یہ کتاب چند جلدوں پر مشتمل ہے۔ جمادی الاولیٰ ۱۲۳۹ھ میں جلد اول کی تالیف سے مؤلف کو فراغت حاصل ہوئی (فہرست دار الکتب المصریۃ ۵/ بعد صفحات ۲۴۸)

ہوتا ہے کہ علامہ شروانی نے بھی اس فن میں کوئی کتاب تصنیف کی ہے۔ اور صرف اس بنیاد پر ان کی بھی کوئی کتاب ہے احناف کے سیر و تراجم پر زیر بحث کتاب کو علامہ شروانی کی طرف منسوب کر دینا بالکل غلط ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہ کتاب بھی ابن الحنائی ہی کی کتاب کی مختلف کاپیاں ہیں جن کا تذکرہ شمار نمبر ۱۶ کے تحت کیا جا چکا ہے۔ اس لئے کہ وہ تمام خصوصیتیں اس کتاب میں موجود ہیں جو ابن الحنائی کی کتاب میں پائی جاتی ہیں۔ مزید براں خود فہرست کے مرتب نے ہمارے خیال سے موافقت کی ہے وہ لکھتے ہیں: "وفی کشف الظنون مایفید انه مختصر للمولی علی بن أمر الله الحنائی، رتبه علی احدی وعشرین طبقة" یعنی صاحب کشف الظنون کی تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک مختصر کتاب مولی علی بن امر اللہ حنائی کی تصنیف ہے۔ جس کو انھوں نے اکیس طبقات میں مرتب کیا ہے۔

(۲۷) کتائب المجتہدین؟

اس کتاب کا ایک مخطوطہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں محفوظ ہے[۱]، مگر کہیں پر نہ تو کتاب کا نام مذکور ہے اور نہ مؤلف کا۔ لائبریری کے کیٹلاگر نے اپنے کیٹلاگ میں اس کتاب کا نام "کتائب المجتہدین" اس مناسبت سے رکھا ہے کہ اس میں حسب ذیل پانچ کتائب ہیں۔

(۱) کتیبة طبقة المجتهدين فی الشرع۔

(۲) کتیبة طبقة المجتهدين فی المذهب۔

(۳) کتیبة طبقة المجتهدين فی المسائل۔

(۴) کتیبة طبقة اصحاب التخريج۔

(۵) کتیبة طبقة المتبحرين فی الفتوی۔

اس نسخہ کے کل اوراق ۱۹۳ ہیں۔ بعض صفحات سادہ ہیں، حالات سے کم اور مسائل سے زیادہ بحث کی گئی ہے۔ کفوی کی "کتائب أعلام الأخیار" کے حوالے بکثرت ملتے ہیں اور بعض

[۱] انگلش کیٹیلاگ خدا بخش لائبریری ۱۰۱/۵

مقامات پر حصکفی متوفی ۱۰۸۸ھ کی کتاب دُرِ مختار کے بھی حوالے پائے جاتے ہیں۔

(۲۸) "مختصر الجواہر المضیئۃ فی طبقات العلماء الحنفیۃ"

اس کتاب کے ملخص کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ اس کا ایک نسخہ وٹین لائبریری میں ۱۷۱ نمبر کے تحت محفوظ ہے[۱]۔

"الجواہر المضیئۃ" سے ماخوذ ایک اور کتاب برلن لائبریری میں ۱۰۰۲۱ نمبر کے تحت محفوظ ہے۔ مؤلف نے خطبہ میں بیان کیا ہے کہ اس کتاب میں ان لوگوں کا تذکرہ میں کروں گا جن کے حالات "الجواہر المضیئۃ" میں بیان کئے گئے ہیں اور وہ کسی نسبت سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں نسخے ایک ہی کتاب کی دو کاپیاں ہوں۔

(۲۹) "نادرۃ الأیام فی شمائل أئمۃ الاسلام ومشائخ الکرام العظام"

اس کتاب کے مؤلف کا بھی نام معلوم نہ ہو سکا۔ مؤلف نے خطبۃ الکتاب میں حمد وصلوٰۃ کے بعد لکھا ہے کہ یہ کتاب کفوی کی "کتائب أعلام الأخیار" کی تلخیص ہے۔

اس کتاب کا پہلا حصہ برلن لائبریری میں ۱۰۰۲۸ نمبر کے تحت محفوظ ہے[۲]۔

(۳۰) "نزھۃ الأبرار فی مناقب الأخیار"

یہ کتاب احناف کے سیر وتراجم کے متعلق لکھی گئی ہے۔ برلن لائبریری کی فہرست کے مرتب نے "طبقات الحنفیۃ" کے ذیل میں ۱۰۰۳۱ نمبر کے تحت اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے[۳]۔ اور صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ یہ کتاب ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کے مناقب میں تالیف کی گئی ہے۔ کتاب بہت مختصر ہے۔ ابتداء ان کلمات سے ہوتی ہے:۔

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی الخ[۴]

---

[۱] وٹین کیٹلاگ ۲/۳۳۲

[۲] برلن کیٹلاگ ۹/۱۴۱

[۳] برلن کیٹلاگ ۹/۱۴۳۔

[۴] کشف الظنون ۲/۱۹۳۸۔